السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تاریخِ ولادت کون سی ہے ؟ کچھ حضرات کہتے ہیں کہ ۱۳، رجب شیعہ کی گھڑی ہوئی ہے۔ تفصیلی باحوالہ جواب عنایت فرماکر رہنمائی فرمائیں۔

سائل:

پٹھان معین رضا

پیٹلاد (گجرات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ... اسد اللہ الغالب؛ سیدنا ومولانا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کے سن ولادت کے بارے میں امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"**ولد قبل البعثة بعشر سنين على الصحيح**"یعنی صحیح قول یہ ہے کہ بعثت نبوی سے ۱۰ سال قبل آپ کی ولادت ہوئی۔(الاصابۃ:۴/ ۴۶۴) مگر مہینہ اور تاریخ کون سی تھی، اس بارے میں مصادر اہل سنت خاموش ہیں، اہل سنت کی معتبر ومستند کتب تواریخ وتراجم میں آپ کی تاریخِ ولادت مذکور نہیں ہے، حتی کہ جن اردو کتابوں میں عربی یا فارسی کتب کے حوالہ سے مولائے کائنات رضی اللہ تعالی عنہ کو مولود کعبہ بتایا گیاہے (اگرچہ یہ روایت بھی ضعیف ہے۔ محمد مزمل) اور آپ کی تاریخ ولادت ۱۳، رجب مرقوم ہے، جب ان کی طرف مراجعت کی گئی توان میں بھی صرف آپ کے مولود کعبہ ہونے کا ذکر ملا مگر تاریخِ ولادت ان میں بھی مذکور نہیں ہے جیسے امام حاکم کی مستدرک، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ازالۃ الخفاء، مسعودی کی مروج الذہب بلکہ ابوالحسن علی بن حسین مسعودی صاحبِ "مروج الذھب" خود ایک شیعی مؤرخ ہے جیسا کہ شاہ عبد العزیز نے تحفۂ اثنا عشریہ میں فرمایاہے اور روافض بھی اس کو شیعی علما میں گنتے ہیں مگر بے خبری میں ہماری کتابوں میں اس کا حوالہ بھی درآیاہے۔

ہاں! شیخ مومن شبلنجی نے "نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار" میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی تاریخِ ولادت ۱۳، رجب بتائی ہے اور انہوں نے ابن الصباغ مالکی کی کتاب "الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ" سے یہ نقل کیاہے۔ ملاحظہ کریں:

"**ولد رضي الله عنه بمكة داخل البيت الحرام علىٰ قول يوم الجمعة ثالث عشر رجب الحرام سنة ثلاثين من عام الفيل قبل الهجرة بثلاث وعشرين سنة... ولم يولد فی البيت الحرام قبله أحد سواه، قاله ابن الصباغ**".یعنی"بقول ابن الصباغ کے، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ عام الفیل کے ۳۰،ویں سال اور ہجرت سے ۲۳، سال پیشتر ماہ رجب کی ۱۳، ویں تاریخ کو جمعہ کے دن خانۂ کعبہ میں پیدا ہوئے اور آپ سے پہلے کوئی شخص خانۂ کعبہ میں پیدا نہ ہوا"۔(نور الابصار:۸۶) اور ابن الصباغ نے "الفصول المہمۃ" کی جلد اول، صفحہ ۱۷۱ پر یہ روایت نقل کی ہے مگر اس میں کسی کا حوالہ درج نہیں ہے۔ ابن الصباغ کی ولادت ۷۸۴ھ

میں اور انتقال ۸۵۵ھ میں ہوا، سوال یہ ہے کہ ۸، صدیاں گزرنے کے بعد ایک شخص جس روایت کو نقل کر رہا ہے وہ روایت پہلے کے مصادر اہل سنت میں نہیں ہے تو اس کو کہاں سے یہ روایت مل گئی؟ کس کتاب میں یہ روایت پائی؟ اگر واقعی کسی مستند کتاب میں یہ روایت ملی تھی تو اس کو کیوں بیان نہیں کیا گیا؟ اور خود اس کتاب کا حال یہ ہے کہ میں نے اس میں خشک وتر ہر طرح کی روایات دیکھیں، بلکہ خود شیعی مؤرخین کی کتابوں سے اس میں فضائل اہل بیت کو ذکر کیا گیا ہے، گمان غالب یہی ہے کہ انہیں ان مؤلفین کے شیعہ ہونے کا علم نہ ہو سکا بلکہ شافعی، مالکی وغیرہ نسبت دیکھ کر ان مؤرخین سے روایات نقل کر دیں جیسا کہ اخطب خوارزمی، محمد بن حسن کنجی شافعی وغیرہ کی روایات درج ہیں حالاں کہ یہ سب شیعہ تھے۔ بلکہ حاجی خلیفہ نے "کشف الظنون" میں ابن الصباغ کے متعلق بعضوں کا قول نقل کیا کہ ابن الصباغ مائل بہ رفض تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"الفصول المهمة في معرفة الأئمة وفضلهم ومعرفة أولادهم ونسلهم"للشيخ نور الدين علي بن محمد بن الصباغ المالكي، المكي... وقد نسب بعضهم المصنف في ذلك إلى الترفض.كما ذكره في خطبته. أوله: (الحمد لله الذي جعل من صلاح هذه الأمة نصب الإمام العادل ... الخ) ."(کشف الظنون:۲/۱۲۷۱)

راقم الحروف کا غالب گمان یہی ہے کہ ابن الصباغ نے مولا علی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ تاریخ ولادت بھی شیعوں اور روافض کی کتاب سے لاعلمی میں نقل کر دی ہے اور اس پر متعدد شواہد ہیں: **اول** یہ کہ اہل سنت کے معتبر ومستند مآخذ میں اس روایت کا ذکر نہیں ہے، اس کے برخلاف روافض نے اپنی کتابوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ۱۳، رجب بتائی ہے

جیسا کہ حلی رافضی نے "کشف الیقین" میں لکھا ہے:**"ولد أمير المؤمنين عليه السلام الجمعة الثالث عشر من شهر رجب بعد عام الفيل بثلاثين سنة في الكعبة ولم يولد أحد سواه فيها لا قبله ولا بعده"**(کشف الیقین:۱۷)

اور شیخ مفید رافضی نے "الارشاد" میں بیان کیا:**"ولد بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من رجب سنة ثلاثين من عام الفيل، ولم يولد قبله ولا بعده مولود في بيت الله تعالىٰ سواه إكراما من الله تعالىٰ له بذلك وإجلالاً لمحله في التعظيم"**.(الارشاد:۱/۵)

اور ابو الحسن اربلی رافضی نے "کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ" میں ذکر کیا:**"ولد عليه السلام بمكة في البيت الحرام يوم الجمعة الثالث عشر من شهر الله الأصم رجب بعد عام الفيل بثلاثين سنة، ولم يولد في البيت الحرام أحد سواه قبله ولا بعده، وهي فضيلة خصه الله بها إجلالاً له وإعلاء لرتبته وإظهارا لتكرمته"**.(کشف الغمۃ:۱/۱۲۳)

ان حوالجات سے واضح ہوا کہ ۱۳، رجب کو حضرت کی ولادت کی تاریخ بتانا رافضیوں کی روایات سے ہے۔

دوم یہ کہ نور الابصار اور الفصول المہمہ دونوں میں یہ موجود ہے کہ کعبہ میں پیدا ہونا حضرت علی کا خاصہ ہے، آپ سے پہلے کوئی خانۂ کعبہ میں پیدا نہ ہوا۔ حالاں کہ ایسا بالکل نہیں ہے بلکہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی کی ولادت عام الفیل سے ۱۳، سال پیشتر خانۂ کعبہ میں ہوئی تھی اور تمام امہات الکتب میں ان کے مولود کعبہ ہونے کی روایت موجود ہے، خود امام مسلم نے "صحیح مسلم" میں، امام نووی نے "تہذیب الاسماء واللغات" میں، امام جلال الدین سیوطی "تدریب الراوی" اور "الفیۃ المصطلح" اور اس کے علاوہ سیکڑوں محدثین اور مؤرخین نے اس کو ذکر کیا ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ "الاصابۃ" میں فرماتے ہیں: "**حكيم بن حزام يقول: ولدت قبل الفيل بثلاث عشرة سنة وأنا أعقل حين أراد عبد المطلب أن يذبح عبد الله ابنه. وحكى الواقدي نحوه، وزاد وذلك قبل مولد النبي صلّى الله عليه وسلّم بخمس سنين. وحكى الزبير بن بكّار أنّ حكيما ولد في جوف الكعبة، قال: وكان من سادات قريش، وكان صديق النبي صلّى الله عليه وسلّم قبل المبعث، وكان يودّه ويحبه بعد البعثة، ولكنه تأخر إسلامه حتى أسلم عام الفتح.**" (الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ: ۲/۹۷-۹۸)

ہاں! شیعوں کی کتابوں میں اسے حضرت علی کا خاصہ بتایا گیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا عبارتوں میں گزرا، اس سے پتا چلا کہ نور الابصار اور الفصول کی مذکورہ عبارت کتبِ روافض سے ماخوذ ہے۔

خلاصہ یہ کہ ۱۳، رجب کو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا روز ولادت ماننا دراصل روافض اور شیعوں کی روایات سے ہے۔

هذا ما عندي والعلم بالحق عند ربي.

محمد مزمل برکاتی

خادم دار العلوم انوار مدینہ، جام کھمبھالیا (گجرات)

۱۴، رجب المرجب ۱۴۴۴ھ / ۶، فروری ۲۰۲۳ء